© rasailojaraid.com

مولانا تمنا عمادی نے جو نکتہ پیدا کیا ہے وہ اگرچہ ہماری موجودہ فقہ میں موجود نہیں لیکن ظاہر ہے کہ قرآن کا فہم کسی دور میں بند نہیں اور کسی بات کا یکے بعد دیگرے منتقل ہونا نہ اس کی صحت کی ضمانت ہے اور نہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کے فقہ سے آگے اجتہاد کے تمام دروازے بند ہیں۔ علامہ موصوف نے جو کچھ لکھا ہے وہ ہمارے موجودہ دور کے علماء کے لیے بلاشبہ قابل غور ہے اور لائق ستائش تو یہ ہے ہی بھی۔ اگر اسے مان لیا جائے تو ہماری موجودہ فقہی اور معاشرتی پیچیدگیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اگر مولانا مرحوم "وبعولتهن احق بردهن" پر بھی اسی سلسلے میں روشنی ڈال دیتے تو کچھ اور ضروری نکات بھی سامنے آجاتے۔

جیتا جاگتا | یعنی ابن طفیل کی مشہور کتاب "حی بن یقظان" کا اردو ترجمہ مع تبصرہ - از ڈاکٹر سید [illegible] کراچی یونیورسٹی —— سلسلہ مطبوعات انجمن ترقی اردو۔

ابن طفیل اندلسی (۱۱۰۰ - ۱۱۸۴ء) ایک مشہور فلسفی اور طبیب ہے جس نے اپنے زمانے میں تمام علوم نقلی و عقلی میں کمال حاصل کیا۔ اس نے اپنے تمام پیشروؤں، مسلم اور غیر مسلم، فلاسفہ اور حکماء کا غائر مطالعہ کیا اور ان کے کام کا تنقیدی جائزہ بھی لیا۔ مسلمان مفکرین کی یہ نمایاں خصوصیت رہی ہے کہ انھوں نے آں حضرتؐ کے ارشاد کے مطابق حکمت کو ایک گمشدہ دولت سمجھا اور اس سلسلہ میں انھوں نے ہر شخص اور ہر جگہ سے اس سے استفادہ کیا اور بڑی پوری فراخدلی سے اس کا اقرار بھی کیا۔ علم و حکمت کے معاملے میں انھوں نے مغربی حکماء کی طرح کبھی تعصب اور عصبیت کا ثبوت نہیں دیا۔

ابن طفیل کی یہ کتاب "حی بن یقظان" جیسا کہ مصنف نے خود کتاب کے مقدمہ میں بیان کیا ہے ابن سینا کی اسی نام کی کتاب کی طرز پر لکھی گئی ہے۔ اس میں "حکمت مشرقیہ" (بہ مقابلہ حکمت یونانی یا مغربی) کے رموز بیان کیے گئے ہیں۔ مقدمہ میں اس نے ابن سینا، ابن ماجہ، فارابی، غزالی کے متعلق اپنے نقطۂ نگاہ سے بحث کی ہے۔

اس کتاب کا محرک ایک دوست کی درخواست تھی۔ لیکن ابن طفیل کا خیال ہے کہ اگرچہ اس نے اپنا نقطۂ نگاہ واضح کر دیا ہے تاہم فکر کے معاملہ میں تقلید سے کنارہ ہے۔ وہ اپنے دوست کو مشورہ دیتا

© rasailojaraid.com